سوال

(78) قبر یا اس کے قریب نمازِ جنازہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنازہ پڑھاتے وقت صف لمبی ہونے کی صورت میں سامنے آٹھ دس فٹ دور اگر قبریں ہوں تو کیا نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے ؟ ایک عالم فرما رہے تھے کہ نماز نہ پڑھی جائے ۔ جواب کے طور پر ہم نے وہ حدیث پش کی، جس میں آپ نے اس خادمہ کی قبر پر جا کر نماز پڑھی جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی، تو وہ فرمانے لگے کہ فقہاء کے نزدیک یہ نبی ﷺ کا خاصہ ہے لہٰذا ہم نہیں پڑھ سکتے ۔ آپ اس کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں ۔ (سائل : ابو طلحہ محمد خالد عزیز) (۹ فروری ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشارٌالیہ حدیث کو آپ کا بطورِ دلیل پش کرنا درست ہے، اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض فقہائے حنفیہ اور مالکیہ نے اس واقعے کو نبی علیہ السلام کا خاصہ قرار دیا ہے چنانچہ علامہ علی القاری ''شرح مشکوٰۃ'' میں لکھتے ہیں کہ زیادہ درست یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خاص تھا اور دوسروں نے آپ کے بالتبع نماز پڑھی ہے اور یا ان لوگوں نے پڑھی جو پہلے نماز میں شامل نہیں ہوسکے تھے ۔

امام شوکانی رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہم متعدد مرتبہ بیان کر چکے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ کسی امر کا خاص ہونا بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہو سکتا اور آپ کے اس فرمان سے کہ '' اللہ تعالیٰ میری نماز (جنازہ پڑھنے) سے قبر کو روشن کردیتا ہے ۔'' قبر پر نمازِ جنازہ کی مشروعیت کی نفی نہیں ہو سکتی ۔ اسی طرح امام زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے قبر پر نماز کو آپ کا خاصہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے لوگ صف باندھ کر کھڑے ہوگئے لہٰذا اگر آپ کا خاصہ ہوتا تو آپ منع فرمادیتے ۔

علاوہ ازیں امام بیہقی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ غالب گمان یہ ہے کہ یہ زائد الفاظ (کہ میری نماز سے اللہ قبر روشن کردیتا ہے) ثابت کی مراسیل سے ہے ؟ '' جب مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی توحید والے شریک ہوجائیں اللہ ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کرے گا ۔'' (صحیح مسلم، بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شُفِّعُوا فِيهِ، رقم: ۹۴۸، سنن أبی داوٗد، رقم: ۳۱۷۰)

توکیا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ چالیس سے کم لوگ جنازہ نہ پڑھیں ؟ نیز زکوٰۃ کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

خُذ مِن أَموٰلِهِم صَدَقَةً تُطَهِّرُهُم وَتُزَكّيهِم بِها وَصَلِّ عَلَيهِم إِنَّ صَلوٰتَكَ سَكَنٌ لَهُم ... ۱۰۳ ... سورة التوبة

''ان کے مالوں سے صدقہ لو، اس (صدقہ) کے ذریعے توان کا ظاہر و باطن پاک کرو اور ان کے لیے دعا کرو، بے شک تیری دعا ان کے لیے تَسلی ہے۔''

توکیا اس کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ لینا، آپ کا ہی خاصہ ہے، کیونکہ آپ کی دعا ان کے لیے تسلی ہے، کسی اور کی نہیں... سیدنا ابوبکر کی خلافت میں جو لوگ زکوٰۃ کے منکر ہوگئے تھے، انھوں نے بھی یہی آیت پیش کرکے کہا تھا کہ زکوٰۃ کا حکم رسول اللہ ﷺ کی حیات تک تھا، اب نہیں، اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی۔ سو اس قسم کے دلائل سے خاصہ ثابت نہیں ہو سکتا، بلکہ کوئی واضح دلیل چاہیے، جس میں خاصہ ہونے کا ذکر ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صحابہ نے بھی نمازِ جنازہ پڑھی، اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا خاصہ نہیں بلکہ عام ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث: ۲/۴۶۲)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:135

محدث فتویٰ